تحریکِ خلافت و ترک موالات

(۱۹۲۳ء.....۱۹۱۹ء)

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ.....اور حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین

سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

قدم بہ قدم شانہ بشانہ

ایک تاریخی دستاویز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاتھنو اولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

مت بے دل ہو اور مت غم کھاؤ کیونکہ تم ہی تو دنیا میں بلند مرتبہ ہو اور

تمہارا ہی بول بالا ہو گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ تم مومن بنو۔

نبیرہ حضرت خواجہ شمس الملتہ والدین رحمہ اللہ تعالیٰ

یعنی

جناب حضرت مولانا پیر محمد ضیاء الدین صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہم

سجادہ نشین سیال شریف

کا

اعلان واجب الاذعان

وابستگان حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام مسلمان بیدار ہوں۔

باہتمام شیخ رائے شوق محمد پرنٹر شوق الیکٹرک پریس لاہور۔

تحریک خلافت، تحریک ہجرت، تحریک ترک موالات، تحریک عدم تعاون وغیرہ۔ ہندوستان کی جنگ آزادی کے بہت اہم، بہت ہنگامہ خیز اور بہت فیصلہ کن...... واقعاتی تسلسل اور پیچ در پیچ سلسلے پر مبنی، ایک خاص دور کی نمائندہ تحریکات ہیں۔ ان تحریکات میں عشق بلاخیز کے قافلہ ہائے سخت جاں، کن مرحلوں اور کن منزلوں سے گزرے...... یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔ لیکن ...... تفصیلات سے قطع نظر، ایک بات بہت واضح ہے کہ مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ، جسے مذہبی پیشوائیت، مشیخت و روحانیت اور نیابت و خلافت رسول ﷺ کا دعویٰ رہا ہے...... اکثر و بیشتر اس قسم کی تحریکات سے دور دور ہی نہیں ناخوش و بیزار بھی رہا ہے۔ اس کا بڑا سبب، یقیناً عیش و راحت و آرام کے وہ اسباب ہیں جو دشمن اسلام و مسلمین......سامراج کی جانب سے ''تجویز'' کیے جاتے رہے اور حضرات سجادہ نشینان و مشائخ عظام کی جانب سے ''جائز'' گردانے جاتے رہے ہیں۔

پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۹ء۔ ۱۹۱۴ء) کے دوران، ترکی کی خلافت اسلامیہ کے مقابلے میں برطانوی سامراج کی مسلم کش جارحیت کو مالی، افرادی اور روحانی طور پر ''مضبوط'' بنانے کی ''سعادت'' اسی طبقہ سجادہ نشیناں کے حصے میں آئی۔ اور جب جنگ جیتنے کے بعد، فتح کے نشہ میں بدمست برطانیہ، ترکی کے مملکتی وجود و تشخص کو ختم کرنے کے در پے تھا تو فرنگی خانقاہ کے یہ سب درویش بصد عجز و نیاز ہندوستان کے لئے سلطنت برطانیہ کو ''ابر رحمت'' قرار دے رہے تھے اور ترکوں کی ''کوتاہ اندیشی'' پر اظہار تاسف کر رہے تھے سرمائیکل اڈوائر (گورنر پنجاب) کی خدمت میں پیش کیا گیا سپاسنامہ اس سلسلہ میں ''مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری'' کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن وہ جو اقبال نے کہا ہے کہ.... توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسم سامری۔ اسکے مصداق، تحریک خلافت کے انہی ایام میں پنجاب کے عظیم روحانی مرکز سیال شریف سے زیب سجادہ، حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی صدائے حق بلند ہوئی۔ اور پنجاب کے طول و عرض میں صور اسرافیل بن کر گونجی۔ دنیا نے دیکھا کہ سیال شریف کی تائید بیک وقت گولڑہ شریف سے بھی ہوئی اور دارالعلوم دیوبند سے بھی۔ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ...... ہر سہ علمی و روحانی مراکز سے ربط خاص رکھتے تھے۔ اور حضرت خواجہ سیالوی کے اس مجاہدانہ اور قائدانہ کردار کی ہر ہر قدم پر تائید و نصرت فرما رہے تھے۔ اسی دور میں حضرت امیر شریعت نے اپنے ذاتی اہتمام سے، یہ کتابچہ شائع فرمایا اور اس کا ابتدائیہ بھی بقلم خود رقم فرمایا۔ تاریخی اہمیت کا حامل یہ کتابچہ ہمیں مولانا سعید الرحمن علوی رحمتہ اللہ علیہ (م..... ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء) کے توسط سے میسر آیا۔ مولانا نے لکھا تھا۔

مورخہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۳ء کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کے پاس جانا ہوا، انہوں نے ازراہ عنایت یہ تحریر عطا فرمائی جو ان کے پاس بشکل فوٹو تھی۔ احقر، اس سے ایک نقل لے کر برادر عزیز سید کفیل شاہ سلمہ کی نذر کر رہا ہے کہ وہ اس کے اصل حقدار ہیں...... احقر محمد سعید الرحمن علوی...... ۲۰ رمضان ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء۔ ۳۔ ۱۵